(۱۱۶) Digitized by Khilafat Library Rabwah.

صفحہ سات سے لائق ملاحظہ شائقین حالات انجمن۔ صفحہ ۲۰۳ سے لائق توجہ گورنمنٹ

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر اول — معہ — جلد پنجم

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

باب صفر سنہ ۱۲۹۹ مطابق جنوری سنہ ۱۸۸۲ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجات و مراتب قیمت: درجہ	مرتبہ	تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ: بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب اور رئیس	[illegible]	[illegible]
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ عامہ اخفیا و لائبریری و سوسائٹی	[illegible]	[illegible]
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	[illegible]	[illegible]
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہ رکھین اور سالانہ پیشگی داخل کرین	[illegible]	[illegible]
۵	للّٰہی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ ماہواری کی آمدنی نہ رکھین مگر علمیت رکھین اور اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعا خیر

ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہوگا ہان رسالہ بدون ضمیمہ مل سکیگا۔ اسکی وجہ یہ ہے ضمیمہ کی بہت باتونکی تفصیل و دلیل رسالہ مین مندرج ہے لہذا بدون رسالہ ضمیمہ سے مطلب برآری ناظرین ممکن نہین اور رسالہ کی کوئی بات متعلق ضمیمہ نہین ہے اسلئے رسالہ سے بدون ضمیمہ کاربرآری ممکن ہے۔

جنکے نام اصل رسالہ یا اسکا ضمیمہ بلا درخواست پہنچے وہ حسب حیثیت خود اسی مہینے سے قیمت واجب الادا تصور فرماوین جس مہینے کا پرچہ وصول پاوین اور جنکو خریداری منظور نہو وہ اصل رسالہ یا صرف اسکا ضمیمہ واپس کردین

خط و کتابت متعلق پرچہ راقم کے نام پورے عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونا ضرور ہے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر ڈاکخانہ مناسب ہے۔

راقم ابو سعید محمد حسین۔ لاہور محلہ سید مٹھہ

مطبع انجمن پنجاب لاہور مین چھپا

نام واغراض انجمن

(۱) اس انجمن کا نام انجمن ہمدردی اسلامی قرار پایا ہے +

(۲) اس انجمن کے اغراض حسب تفصیل ذیل ہین +

اول جملہ فرقہائے اہل اسلام کے باہمی تنفر کو حد اعتدال پر لانا - اور جہانتک کہ اصول اسلام اور پالیسی ملک کا مقتضا ہے انکا باہم اتحاد و ملاپ پیہم پہنچانا - اور اس اتحاد کے ذریعہ سے جا بجا مدارس قایم کرنا جنمین اتفاقی اصول اسلام کیلئے انگریزی علوم مروجہ کی تعلیم ہو اس حد تک کہ انکے طلبا پنجاب + یونیورسٹی کالج اور گورنمنٹ کالجون مین تعلیم پانیکے لئے تیار ہوجاوین اور تعلیم نسوان کے لئے مدارس زنانہ بھی قایم ہون جنمین صرف مذہبی تعلیم ہو - اور جن اصول و مسائل کی تعلیم ہوا کریگی انکی اشاعت عام بذریعہ تحریرات و تقریرات بھی عمل مین آویگی

دوم - اہل اسلام کی دنیوی ترقی و رفاہیت کے لئے تدبیرین سوچنا - اور جو تدابیر ترقی تجارت و زراعت و حرفت وغیرہ امور معاشرت سوچے جاوین انکو بذریعہ تحریرات و تقریرات شایع کرنا اور از انجملہ کسی تدبیر مناسب کو خود بھی عمل مین لانا -

سوم اس انجمن کی آمدنی سے نومسلمون اور مسلمانون کے لاوارث لڑکون کی کفالت و تربیت کرنا اور تفصیل بالا کے مطابق انکو دینی و دنیوی علوم سکھانا -

ان اغراض کے پورا کرنے مین یہہ انجمن معصیت کی معاون نہوگی اور کوئی تدبیر و تجویز خلاف شریعت نکریگی -

عہدہ داران انجمن

(۳) اس انجمن کے لئے ایک صدر انجمن (یعنی پریزیڈنٹ #) ہوگا ایک یا ایک سے زیادہ

+ اس نظر سے یہہ مدارس گویا پنجاب یونیورسٹی گورنمنٹ کالجونکے برنچ ہونگے اور اہل اسلام کے علاوہ گورنمنٹ اور ملک کو بھی فائدہ اور مدد پہنچائینگے # ان انگریزی الفاظ کا استعمال عام لوگون خصوصاً انگریزون و حکام وقت کے افہام کیلئے ہوا ہے جو انجمنون مین یہی الفاظ استعمال کرتے ہین -

نائب صدر انجمن (یعنی وائس پریزیڈنٹ) ایک یا ایک سے زیادہ پیشکار (یعنی سکرٹری) ایک امین (یعنی خزانچی)

(رکن یعنی (ممبر) انجمن کون ہوگا اور اسکا فرض و حق کیا ہوگا)

(۴) ہر ایک مسلمان جو اصول اسلام (توحید و نبوت و معاد) کا اس تفصیل سے جو آجتک متفق علیہ اہل اسلام ہے قائل ہوگا اس انجمن کے دینی و دنیوی امور و اغراض مین ممبر ہوسکیگا اس طور سے کہ کوئی ممبر جلسہ عام مین اسکے ممبر ہونے کے لئے رائے پیش کرے اور انجمن عام اسکو منظور

(۵) اور خاص کر دنیوی کامون مین اور اقوام (ہنود۔ عیسائی وغیرہ) کے سنجیدہ لوگ بھی ممبر ہوسکینگے بشرطیکہ وہ اغراض و شرائط انجمن کا خلاف† نکرین۔ اسیطرح اور اسی شرط پر وہ لوگ دنیوی کامونمین ممبری کے علاوہ اور عہدون پر بھی مامور ہوسکینگے۔

(۶) ممبرون کو بابت فیس کم سے کم چھہ روپیہ سالانہ دینا ہوگا اور جو صاحب اس سے زیادہ دینا چاہین وہ بکمال شکرگذاری منظور کیا جاویگا۔ اور چندہ و سائل ترقی امور دین و دنیا وقتاً فوقتاً حسب تجویز انجمن و بمرضا ممبران لیا جاویگا۔

(۷) جو علما یا اور عقلا ہندوستان و دیگر ممالک اس انجمن مین فیس نہ دے سکین یا کسی وجہ سے نہ دین مگر وہ تدابیر مفید و مضامین وقتاً فوقتاً مناسبہ سے انجمن کے دینی و دنیوی امور مین معاونت کرین وہ بلا فیس (اعزازی) ممبر ہوسکینگے بشرطیکہ بسبب تشاور دفعہ ۴۔ انکے لئے انجمن مین تحریک منظوری نہ ہو

(۸) جو صاحب پیشگی یکمشت ایکسو روپیہ انجمن مین داخل کرین وہ عمر بھر کے لئے تاقیام انجمن ممبر رہینگے اور سالانہ فیس سے ہمیشہ کے لئے فارغ ہو جائینگے۔

(۹) ہر ایک ممبر کو حاضری جلسہ مین اور خاصکر اصحاب پیر و نجات کو بذریعہ تحریر دینی و دنیوی کامونمین رائے دینے کا استحقاق ہوگا یہی حق رائے دینے کا اور عہدہ داران انجمن (پریسیڈنٹ۔ سکرٹری۔ وغیرہ۔) کو ہوگا

† یعنی کوئی ایسی تجویز پیش نکرین جو مذہب اسلام کے خلاف ہو یا اس انجمن کی اغراض مذہبی کے منافی ہو

مگر پریسیڈنٹ کی رائے کو بمنزلہ دو ممبروں کی رائے کے سمجھا جاویگا
اور ہر ایک سکرٹری کی رائے کو عام ممبروں کی طرح ایک ہی کی رائے مانا جاویگا۔
سکرٹریوں کی خصوصیت اور ممبروں کی نسبت صرف اُن امور میں ہوگی جنکا ذکر اُنکے فرائض و اختیارات میں آئیگا

سیکرٹریوں کے فرائض و اختیارات

(۱۰) سکرٹریوں کے فرائض حسب تفصیل ذیل ہونگے
اول۔ انجمن میں کاغذات کو پیش کرنا۔
دوم۔ جملہ کاغذات پر (از کی رسیدیں ہوں یا رقعات مطالبہ زر یا رقعات اسمی ممبران انجمن یا اور ممبروں کے یا جوابات مراسلات وغیرہ دستخط کرنا۔
سوم۔ امور مفوضہ کا حساب کتاب ماہواری کارکن کمیٹی میں پیش کرنا۔
چہارم انجمن کی ہر ایک کارروائی کی عام نگرانی کرنا۔
(۱۱) معمولی و مقرری اخراجات دو سکرٹریوں کے اتفاق رائے سے ہوا کرینگے اور غیر معمولی مصارف کے لئے انکو کمیٹی کارکن کی اجازت لینی ہوگی۔

کارکن (ایگزیکٹو) کمیٹی اور انکے فرائض و اختیارات

(۱۲) اس انجمن کے لئے ایک کارکن کمیٹی ہوگی جسکے ممبر پانچ سے کم اور ۹ سے زیادہ ہونگے۔
(۱۳) کوئی کام جلسہ میں پیش نہوگا جب تک کہ وہ کمیٹی کارکن میں پیش نہ ہوئے یا اُنکے صاحب پریسیڈنٹ سے اجازت اور سکرٹریوں کی اطلاع نہوئے۔
(۱۴) کارکن کمیٹی کے فرائض حسب تفصیل ذیل ہونگے۔
اول تجاویز و تدابیر متعلقہ مذہب یا معاشرت کی نسبت غور کرنا اور انکو فیصلہ کے لئے جلسہ عام میں پیش کرنا۔ اُن امور کے فیصلہ کی کمیٹی کارکن مجاز و خود مختار نہوگی۔
دوم ہر سال کے آخیر سالانہ جمع خرچ کے حساب کا ملاحظہ کرنا۔

(۱۵) عملہ انجمن کی موقوفی و بحالی کا اختیار کارکن کمیٹی کو ہوگا۔ مگر اسکی اطلاع جلسہ عام میں ضرور کرنی پڑیگی۔

جلسہائے انجمن عام و کارکن کمیٹی

(۱۶) کارکن کمیٹی کا جلسہ دو ہفتہ کے بعد ہوا کریگا یا جب ضرورت پیش آوے۔

(۱۷) انجمن عام کا جلسہ ہر مہینے میں ایک دفعہ ہوگا یا جب ضرورت پیش آوے

(۱۸) جلسہ عام کے لئے کم از کم ۱۰ ممبروں کا جمع ہونا کافی سمجھا جاویگا

(۱۹) ایکسال کے بعد ایک جلسہ ایسا عام ہوا کریگا جسمیں عام معزز اہل اسلام وغیرہ کو ہم ہون خواہ نہون بلایا جاویگا اور اسمیں سال بھر کی کارروائیون اور ترقیون اور معاملات کو عام طور پر سنا جاویگا

(۲۰) دو ہفتہ جلسون کے لئے غالباً تین روز اور جلسہ عام ماہواری کے لئے ایک ہفتہ پیشتر اطلاع جاری ہوگی اور جلسہ عام سالانہ کیلئے ۱۵ روز پیشتر

متفرقات

(۲۱) کل جلسون کی کارروائیون کو مجملاً یا مفصلاً بذریعہ اخبارات یا بطور رسالہ مشتہر کیا جاویگا اور سالانہ رپورٹ خاصکر بطور رسالہ مشتہر ہوگی

(۲۲) صرف انجمن عام کو اختیار ہوگا کہ منظوری جلسہ عام جسمیں نو ممبروں سے کم نہون گورنمنٹ کو کوئی میموریل یا ایڈریس بھیجے۔ یا گورنمنٹ سے خط و کتابت کرے۔ کمیٹی کارکن کو کسی خاص عہدہ دار کو یہہ اختیار نہوگا۔

فہرست ممبران انجمن ہمدردی اسلامی لاہور

نمبر	نام معہ خطاب	مقام	کیفیت مذہب وغیرہ
۱	جناب والاجاہ امیر الملک مولوی سید صدیق حسن خانصاحب بہادر	بھوپال	اہلحدیث سنی
۲	جناب خلیفہ محمد حسن صاحب وزیر ریاست پٹیالہ	پٹیالہ	اہل تشیع
۳	جناب خلیفہ محمد حسین صاحب میر منشی ریاست پٹیالہ	پٹیالہ	اہل تشیع
۴	جناب دیوان امداد العلی صاحب جج ریاست پٹیالہ	پٹیالہ	اہل تشیع

نمبر	نام معہ عہدہ وخطاب	مقام	کیفیت مذہب وغیرہ
۵	جناب قاضی میر عالم صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ بہادر لاہور پریزیڈنٹ انجمن ہذا	ایبٹ آباد	حنفی المذہب
۶	عالیجناب سید حاجی مولوی امداد العلی صاحب ڈپٹی کلکٹر	مرادآباد	〃
۷	جناب شیخ احمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر	انبالہ	〃
۸	جناب حافظ ہدایت العلی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	ضلع سرسہ	اہلحدیث
۹	جناب سید فقیر قمر الدین صاحب رئیس و انریری مجسٹریٹ	لاہور	حنفی المذہب
۱۰	جناب ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب اسسٹنٹ سرجن	〃	〃
۱۱	جناب ڈاکٹر سید امیر شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن	〃	〃
۱۲	جناب سید احمد حسین صاحب رئیس پٹنہ	پٹنہ	اہل تشیع
۱۳	جناب مولوی ابو الحسنات محمد عبد الحی رئیس فرنگی محل	لکھنو	حنفی
۱۴	جناب مولوی سید محمد ابو المنصور صاحب امام فن مناظرہ اہل کتاب	دہلی	〃
۱۵	مولوی محمد خلیل الدین صاحب	پٹنہ	غالباً حنفی ہیں یا
۱۶	مولوی غلام احمد صاحب	لکھنو	بشرح بالا
۱۷	مولوی محمد طیب صاحب	مگر اعلاقہ بنارس	〃
۱۸	مولوی محمد عبد العزیز صاحب	نرسنگ پور	〃
۱۹	قاضی بدر الدین صاحب	〃	〃
۲۰	میر شجاعت علی صاحب	کانپور	
۲۱	منشی محمد بہادر صاحب ہیڈ کلرک محکمہ پوسٹماسٹر جنرل پنجاب	لاہور	حنفی المذہب
۲۲	سید محمد مرتضی صاحب مالک اخبار جریدہ روزگار	مدارس	غالباً حنفی المذہب
۲۳	میر نثار علی صاحب سابق ایڈیٹر انجمن پنجاب لاہور و سکرٹری انجمن ہذا	لاہور	〃
۲۴	سید حکیم نجف علی شاہ صاحب	〃	اہل تشیع

اس صفحہ پر انجمن کے خط و کتابت کے پتہ کی بابت جو کچھ لکھا ہے وہ اب موقوف ہے

نمبر	نام معہ عہدہ وخطاب	مقام	کیفیت مذہب وغیرہ
۲۵	پیرزادہ مولوی محمد حسین صاحب ایڈیٹر حال انجمن پنجاب اسسٹنٹ پروفیسر اورینٹل کالج لاہور	لاہور	حنفی
۲۶	ماسٹر حفیظ الدین صاحب سابق مترجم پنجاب یونیورسٹی کالج لاہور	"	"
۲۷	میاں گل محمد صاحب ملازم سول وملٹری گزٹ	"	"
۲۸	سید عمر دراز شاہ صاحب طالب علم جماعت قانونی	"	"
۲۹	منشی الہ دین صاحب مینیجر دہلی پنچ لاہور	"	"
۳۰	حاجی شیخ عبدالرحیم صاحب سوداگر	انبالہ	"
۳۱	میاں نظام الدین صاحب پسر میاں کریم بخش صاحب ٹھیکہ دار	لاہور	"
۳۲	میاں نظام الدین صاحب سوداگر پشمینہ	"	"
۳۳	حکیم فضل الدین صاحب رئیس	بہیرہ ضلع شاہپور	غالباً حنفی المذہب
۳۴	شیخ فرزند علی صاحب ملازم ریاست پٹیالہ	پٹیالہ	حنفی المذہب یا اہلحدیث
۳۵	سید جمال الدین صاحب ڈاکٹر	کھوری ضلع ساگر	"
۳۶	منشی نور الدین صاحب داروغہ صفائی	لاہور	حنفی
۳۷	حضرت جناب شیخنا ومولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث	دہلی	اہلحدیث
۳۸	ابو سعید محمد حسین ایڈیٹر ومہتمم اشاعۃ السنہ وسیکرٹری انجمن ہذا	لاہور	"
۳۹	مولوی محمد نور الدین صاحب حکیم خاص سرکار جموں	جموں	"
۴۰	مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب وائس پریزیڈنٹ انجمن ہذا	ہوشیارپور	"
۴۱	مولوی محمد صاحب پسر مولانا بارک اللہ صاحب مرحوم	لکھوکے	"
۴۲	میر حیدر صاحب	وزیرآباد	"
۴۳	شیخ غلام نبی صاحب ٹھیکہ دار	"	"
۴۴	محمد ابو عبدالعزیز نائب مہتمم اشاعۃ السنہ	لاہور	"

	نام معہ عہدہ و خطاب	مقام	کیفیت مذہب وغیرہ
۴۵	مولوی احمداللہ صاحب رئیس	امرتسر	اہلحدیث
۴۶	مولوی محمد ابراہیم صاحب	آرہ	〃
۴۷	مولوی محمد ادریس صاحب	〃	〃
۴۸	قاضی محمد منصور خانصاحب رئیس محلہ قاضی خیل	لیہ	〃
۴۹	مولوی محمد عبدالغفور صاحب	بنارس	حنفی یا اہلحدیث
۵۰	میرزا اکرم علی بیگ صاحب	〃	〃
۵۱	مولوی رحیم بخش صاحب مصحح مطبع انجمن پنجاب	لاہور	اہلحدیث
۵۲	مولوی صدیدالدین صاحب مدرس مدرسہ انجمن ہمدردی اسلامی لاہور	〃	〃
۵۳	مولوی شہود الحق صاحب	پٹیالہ	〃
۵۴	مولوی محمد یٰسین صاحب	جیپور	〃
۵۵	مولوی محمد عبدالرحمن صاحب مدرس	بنارس	حنفی یا اہلحدیث
۵۶	مولوی محمد غضنفر صاحب مدرس اورینٹل کالج لاہور	لاہور	اہلحدیث
۵۷	حاجی شیخ احمد صاحب رئیس اعظم رحیم آباد	رحیم آباد	〃
۵۸	مولوی عبدالرحیم صاحب رئیس	〃	〃
۵۹	مولوی عبدالعزیز صاحب رئیس	مظفرپور ریاست	〃
۶۰	مولوی لطیف حسین صاحب	علی پور سیداں	〃
۶۱	حکیم مولوی فضل حسین صاحب	مظفرپور ریاست	اہلحدیث یا حنفی
۶۲	مولوی محمد حسن صاحب رئیس	لودیانہ	اہلحدیث
۶۳	مولوی شیخ عبداللہ صاحب	بنت مطلع مظفر	〃
۶۴	سید محمد شاہ صاحب بی اے اور سیر و منتار عدالت ہائے ماتحت چیف کورٹ پنجاب	لاہور	〃
۶۵	منشی کرم الٰہی صاحب سررشتہ دار پنجاب یونیورسٹی کالج و سکرٹری انجمن ہمدردی اسلامی	〃	〃
۶۶	منشی محمد عبدالحق صاحب اکونٹنٹ	〃	〃
۶۷	حافظ بہاء الدین صاحب ٹھیکہ دار	〃	〃
۶۸	شیخ محی الدین صاحب مدرس مشن سکول	〃	〃
۶۹	میاں محمد چٹو صاحب سوداگر پشم	〃	〃
۷۰	میاں رجب الدین صاحب سوداگر پشمینہ	〃	〃
۷۱	منشی فضل الدین صاحب فارسٹر مینجر	〃	〃
۷۲	بابو جلال الدین صاحب کلرک فارسٹ ڈیپارٹمنٹ	〃	〃
۷۳	مولوی غلام اللہ صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ	〃	〃

اب ہم آخری معروضات غرض خدمات ممبران و عامہ حضرات اہل اسلام کرتے ہیں۔ (۱) وہ لوگ (جو ہمارے اور خیال کرتے ہیں کہ اس انجمن کے اصول خوب ہیں پر مختلف خیالات کے لوگوں کا اتفاق محال یا دشوار ہے

(۲) ممبران انجمن سے جو رقوم چندہ ماہوار یا کفت مقرر فرما چکے ہیں وہ اب ارسال فرماویں اور جن صاحبوں نے ہنوز کچھ مقرر نہیں فرمایا وہ بھی مقرر فرما کر ارسال فرماویں تاکہ انجمن کا کام بخوبی چلتا رہے۔ (۳) اس انجمن کے سرکولر حال ہی میں شائع ہوئے ہیں جو ممبران انجمن کو بھیجے گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو نہ پہنچے ہوں تو دفتر انجمن سے منگوا لیں۔ (۴) اسی طرح کسی صاحب کو کوئی تحریک کرنی ہو یا کوئی مضمون مفید جس کے شائع کرنے کی انجمن کو ضرورت ہو بھیجیں تاکہ انجمن کے رسالہ میں شائع کیا جاوے۔

خاتمہ مقدمات مبحث اثبات نبوت

اعتراض ہوسکتا ہے۔

(۳) اسکی جواب مین معترض کے اعتراض دوم کا کہ یہ صفات فطرتی ہین تو نبوت و ہدایت عبث ہے) کا جواب ہی ادا ہوا۔ اسمین بیان ہوچکا ہے کہ ان صفات کے فطرتی ہونیکے یہہ معنے نہین کہ ان صفات و افعال کے وجود کیلئے صرف فطرت انسانی بلا اسباب خارجی کافی ہے۔ اور سابقا بصفحہ (۳۵۴) بیان ہوچکا ہے کہ ملکیہ وبہیمیہ کے لوگون کی فطرت مین داخل ہونیسے لازم نہین آتا کہ لوگ ان صفات کے مناسب کام کرنے مین مجبور رہین اور بصفحہ (۳۵۶) بیان ہوا ہے کہ اصول سعادت کا حصول و زوال و نقصان و کمال اسباب و وسائل سے ہوسکتا ہے۔ اور یہہ امر بھی مین مقتضائے فطرت ہے۔ اس بات سے معترض کا اعتراض دوم باطل ہوتا ہے۔ اور ثابت ہوتا ہے کہ لوگون کو اپنی فطرت کے مقتضا پر چلنا یا نہ چلنا اسباب خارجی سے تعلق رکھتا ہے جسکے سبب انکی فطری بہیمیت کا تابع روحانیت ہوجانا اور فطری روحانیت کا تابع بہیمیت ہوجانا ممکن ہے اس نظر سے انکو روحانیت کے تابع ہونیکے لئے ہدایت و تعلیم کی ضرورت ہے۔

(۴) اسمین اسکے اخیر اعتراض کا جواب بھی آگیا جسکا حاصل یہہ ہے کہ دعوت و تعلیمات انبیا فطرت انسانی کے موافق ہین اور وہ فطرت تعلیم کی خود مقتضی ہے۔ فطرت کوئی امر ایسا شخص جسمین اسباب خارجی کا اثر ممکن نہین بلکہ وہ محض قابلیت و صلاحیت کا نام ہے جسمین تعلیم و ہدایت اثر کرسکتی ہے ان آخر دونون اعتراض کو مسئلہ تقدیر سے بھی پورا تعلق ہے اسلئے انکا پورا فیصلہ بحث تقدیر مین ہوگا۔ جسکا بیان بعد اثبات نبوت تعلیمات نبوت کی تفصیل مین آویگا انشاء اللہ تعالے۔

اس بحث سے مضمون تشریح دوم کا بلا غبار و مزاحمت صحیح ہونا ثابت ہوا - اور معلوم ہوا کہ واقع اور نفس الامر مین بعض اشیاء و افعال ایسے ہین جنکو باقتضاء فطرت انسانی انسان کی طبیعت یا روحانیت کے لئے مفید اور نیک کہا جا سکتا ہے - اور بعض اشیاء و افعال ایسے ہین جنکو بحکم فطرت انسانی مضر و مفید کہا جا سکتا ہے

سوم تشریح اس امر کی کہ انسان بزبان فطرت نیک کام کرنے اور بد نکرنے سے مامور ہونا چاہتا ہے

تشریح اول مین بخوبی ثابت ہو چکا ہے کہ انسان بہیمی و روحانی صفات کا مجمع ہے اور ان دونون قسم کے مناسب اپنی قوت عقلیہ و عملیہ سے کام لینے کا مادہ اسمین موجود ہے - اسکی سعادت مقتضائے انسانیت بلکہ مناط انسانیت یہی ہے کہ وہ بہیمیت کو انسانیت کے تابع کرے اور دونون قوتون سے روحانیت کے مناسب کام لے اور جو کام بہیمیت کے مناسب ہے اسمین بھی روحانیت کی وصایت ہاتھ سے نہ دے - اور تشریح دوم مین ثابت ہو چکا ہے کہ روحانیت کے مناسب افعال انسان کیلئے بحکم فطرت انسانی مفید و نیک ہین - اور اسکے مخالف افعال مضر و بد ہین - ان دونون تشریحون سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان بزبان فطرت سائل و خواستگار ہے کہ وہ نیک کام کرنے و بد نکرنے سے مامور کیا جاوے - لہذا مناسب کہ انسان و منکر نعمت ادا کرنیکا اسکو حکم دیا جاوے اور زہر کہانے اور ناشکری کرنیسے روکا جاوے - جیسے کہ گوشت پرندہ اور درندہ بلسان فطرت سوال کرتا ہے کہ مجھے گوشت کہانے کا حکم دیا جاوے اور گھاس کہانیسے روکا جاوے - اور چوپایہ جانور بزبان فطرت سائل ہے کہ مجھے گھاس کہانیکا حکم دیا جاوے اور گوشت کہانیسے ممانعت ہو جاوے اور چوہری سوال کرتی ہے کہ مجھے کسی چیز کے کاٹنے کا حکم ہو اور سوئی کہتی ہے کہ مجھے کپڑا

سینے کا ارشاد ہو - علے ہذا القیاس -

انسان اور اُن چیزونکے سوال مین فرق یہہ ہے کہ یہہ چیزین اپنی فطرت کے موافق محض طبعاً و اضطراراً افعال کرنیکا سوال کرتی ہین اور حضرت انسان بعض افعال کو طبعاً بغیر کو اختیار کرنے کا خوستگار ہے جس اختیار کے ساتھہ اُسکی اقتضاء و صلاحیت فطرت کا بہی دخل ہے - اور نیز ان چیزون کو اس سوال کے جواب مین طبعی الہام سے حکم و ارشاد ہوتا ہے - اسی نظر سے اس حکم کو صرف حکم طبعی یا الہام جبلی کہا جاتا ہے -

اور انسان کو اس سوال کے جواب مین عقل و فکر و کسب و نظر و تعلیم و تعلم (ظاہری اسباب سے ہو خواہ غیبی القاء سے (جسکو دوسرے محاورہ مین وحی الہام سے تعبیر کیا جاتا ہے) کے ذریعہ سے وہ حکم صادر ہوتا ہے جیسا کہ اسکو بعض امور طبعی مین (جو صرف طبیعت سے سرزد ہوتے ہین اور وہ اور حیوانات مین بہی پائے جاتے ہین) بواسطہ الہام طبعی اس حکم کا صدور ہوتا ہے -

ان تشریحات ثلثہ سے مضمون مقدمہ سابعہ (جو نمبر ۲ جلد ۴ مین بیان ہوا ہے) ثابت ہوا - اور معلوم ہوا کہ انسان اپنی فطرت و زبان حال سے اپنے خالق و قیوم کی جناب مین استدعا کر رہا ہے کہ وہ نیک و بد کام کرنے و نہ کرنیسے مامور و مخاطب کیا جاوے اور وہ نیک و بد کی عمل و تمیز مین مہمل و بیکار و ہر کام مین بہایم و حیوانات کی طرح خود مختار نہ چہوڑا جاوے -

مقدمہ ثامنہ مبدء فیاض مین بخل نہین ہے -

تشریح

خداوند خالق و قیوم عالم کی ذات بابرکات (جو مبدء فیض جملہ کائنات ہے) مین یہہ بخل نہین ہے کہ جس کام کے لایق موجودات عالم کو اُسنے بنایا ہے وہ کام اُنسے نہ لے اور اس کام کے وسائل و اسباب اُنکے لئے پیدا نکرے - بلکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

کیفیت سالانہ رسالہ اشاعۃ السنہ

سال گذشتہ مین اس رسالہ نے کسیقدر ترقی پائی ہے مگر نہ اسقدر جیسے کہ تین گذشتہ مین سال بسال ترقی پاتا رہا ہے۔ اسکا سبب۔ (جیسا کہ مین خیال کرتا ہون) یہہ ہے کہ یہہ رسالہ جون سال گذشتہ سے ابتک اپنے وقت معہود پر نہین نکلتا جسکا سبب اسکے اڈیٹر و مہتمم کا ایک مدت تک بیمار رہنا ہوا ہے۔ اس التوا و توقف سے اسکے ناظرین کا دل ٹوٹ گیا اور حوصلہ چھوٹ گیا۔ اور انہون نے اسکی معاونت مین تساہل اختیار کیا۔ بہت لوگ ایسے ہین جنکی طرف سال سال کی قیمت باقی ہے اور باوجود سخت تقاضا و متواتر اعلانات و خطوط کے انہون نے ابتک بے باقی نہین کی۔ ان لوگون پر اسکا مدار ہوتا تو شاید یہہ رسالہ ابتک بند بھی ہوجاتا مگر اسکے حقیقی معاون (جو سارے جہان کا ناصر و معین ہے تعالی شانہ و عم احسانہ) نے اسکی معاونت کے لئے اور خریدارون کو قایم کردیا اور اپنے ارشاد واجب الانقیاد وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ۔ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَکُمْ کا جلوہ دکھایا ان لوگون کی اور اسکے بعض قدیم معاونین کی توجہ سے اسکا کام چل رہا ہے اور انہی لوگون کی معاونت کی نظر سے ہمنے کسی قدر ترقی کا نام لیا ہے اور اگر پہلے حضرات معاونین کی معاونت بدستور رہتی تو اسکو روز افزون اور کامل ترقی سے تعبیر کیا جاتا۔ ہرچند بادی الرائی مین اس کم توجہی مین حق بجانب انکے معلوم ہوتا ہے مثل مشہور ہے کہ اشتہا کے وقت کھانا نہ ملنے

یعنی اللہ غنی ہے اور تم فقیر ہو تم خرچ کرنے سے منہ پھیرو گے تو خدا تمہاری جگہہ اور لوگون کی بدلی کریگا پھر وہ تمہارے جیسے نہ ہونگے (سورہ محمد)

ہر چیز کو جس کام کے لائق کیا ہے اس سے اُسی وہ کام لیا ہے اور اس کام کے اسباب و وسائل کو بہم پہنچا دیا ہے اور یہ امر اُسکے خالق و مدبر و قیوم ہونیکے لوازمات سے ہے اسمین مخلوق کا کوئی ذاتی استحقاق و دعوی خدائی تعالے پر نہین ہے۔

تمثیلات

خدائے تعالے جب بچہ کو دودھ پینے کے لائق کرتا ہے تو اُسکو دودھ دیتا ہے۔ اور اُس سے دودھ چوسنے کا کام لیتا ہے۔ اور جب دانت عطا فرماتا ہے جو کاٹنے اور چبانیکے لائق ہین تو روٹی کھانے اور کھانے کا ارشاد کرتا ہے۔ اور اُسکے وسائل و اسباب بہم پہونچاتا ہے۔

(۲) مچھلی کو پانی مین پیرنے کے لائق کیا ہے تو پانی کو اُسکے رہنے کا محل بنا دیا ہے اور اس سے تیرنے کا کام لیا ہے۔

(۳) پرندہ جانورون کو اُڑنے کے لائق پیدا کیا ہے تو جو فلک کو اُسکے پرواز کا محل بنا دیا ہے اور اُڑنے کے لئے پر دیدے ہین۔

اسی قسم کی صدہا مثالین ہین جو موجودات عالم اور اُنکے حالات و صفات مین نظر کرنیسے کس و ناکس کی سمجھ مین آسکتی ہین۔

بعض چیزون سے بعض اوقات ایک کام جو اکثر اوقات و احوال مین اُسکے لائق و مناسب معلوم ہوتا ہے) نہ لینا اور اُسکے وسائل و اسباب کو توڑ دینا بلکہ اسباب و وسائل مخالفہ کا بہم پہونچا دینا (جیسے ایک مچھلی کو پانی سے ساحل بحر پر وال دینا یا سیاہ کے جال مین پھنسا دینا اور کسی آنکھہ کو (جو دیکھنے کے لائق ہے) داخلی یا خارجی اسباب سے نابینا کر دینا وعلے ہذا القیاس) اس عام قانون کو نہین توڑتا۔

کسی چیز مین ایک خاص فعل اور اُسکے اسباب کا نہ پایا جانا دوسرے فعل اور اُسکے اسباب کی تاثیر و مزاحمت سے ہوتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس چیز مین مختلف

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

افعال کی صلاحیت و لیاقت پائی جاتی ہے جنکے اسباب بھی مختلف ہین۔ اس سے اس قانون کی اور بھی تائید و تصدیق ہوتی ہے کہ اس چیز سے کوئی نہ کوئی کام لینا ضروریات سے ہے اسکو محض مہمل و بیکار چھوڑنا حکمت خداوندی کے مخالف ہے اسی مچھلی کو (جسکے لئے پانی مین تیرنا اور پانی مین رہنا مناسب سمجھا گیا تھا) دیکھو تو اسکا ایک کام یہ بھی ہے کہ وہ شکار کی جاوے اور کھانے مین آوے اور اس کام کے اسباب و وسائل یہی ہین کہ وہ دریا کے کنارہ پر آپڑے یا جال مین آپھنسے نہ یہ کہ وہ دریا مین بھی رہے پس اس مچھلی کا کسی وقت دریا مین نہ رہنا اور نہ تیرنا اس قانون کو کہان توڑتا ہے

الحاصل جن کامون کے لئے کوئی چیز پیدا ہوتی ہے اُن کامون سے بحسب مقتضیات اوقات و اسباب کوئی نہ کوئی کام اس چیز سے لینا اور اس کام کے اسباب و وسائل کو اس کام کے لئے متوجہ و موجود کر دینا لوازم ربوبیت و قیومیت خداوندی سے ہے جس سے رکنا بخل کہلاتا ہے جو اُس فیاض کے شان سے بعید ہے۔

مقدمہ تاسعہ روح کو جسم پر شرف فضیلت ہے بنا علیہ روح کی تربیت و رعایت جسم کی تربیت و رعایت سے زیادہ تر مقتضائے ربوبیت و قیومیت خداوندی ہے پس جن صفات و کمالات کی لائق خدا نے روح کو بنایا ہے ان صفات و کمالات کے مناسب روح سے کام لینا اور اُسکے اسباب و وسائل بہم پہونچانا اور اس امر سے بخل نکرنا چنانچہ مقدمہ ثامنہ مین ثابت ہو چکا ہے زیادہ تر لوازم ربوبیت و قیومیت خداوندی سے ہے اور یہ کہنا یا یہ خیال کرنا کہ خدا نے جسم و جسمانیات کے مناسب قوانے کام لیا ہے اور سامان بہم پہونچا دیا ہے پر روح کے مناسب روح سے کام لینے اور اُسکے سامان بہم پہونچا دینے سے بخل کیا ہے۔ اور روح کو اُسکے صفات و کمالات سے بیکار و مہمل چھوڑ دیا ہے پرلے سرے کی جرات و گستاخی ہے و خباب باری مین بدگمانی ہے کیا یہ کہنا بےادبی و جرات کی بات نہین ہے کہ خدا تعالے نے گدھے کو گو اس کھانا اور سیر کرنا سکھایا ہے

اور روحانی مخلوق کو اپنے ہمجنسون سے خوش خلقی اور اپنے خالق کی جناب مین
فروتنی سے پیش آنا نہین سکہایا امر اول مین فیض مبذول فرمایا ہے امر دوم مین
کیا ہی یہہ بات بجز ایسے لایعقل کے جو گدہے کو انسان سے افضل جانے اور خوش خلقی
فروتنی کو لید کرنیسے بہتر سمجھے کون کہو کر سکتا ہے؟

مقدمہ عاشرہ۔ منجملہ اسباب و وسائل علم جیسا کہ حواس خمسہ اور بوسطہ انکے مشاہدہ ہے
ویسے ہی مخبر صادق کی خبر اور عقل بہی ہے (اسی شرط و تفصیل سے جسکا بیان اشاعۃ السنہ
نمبر ۷ جلد ۲ مین گذرا)

مخبر صادق کی خبر سے ایسی خبر مراد ہے جسکا جہوٹ ہونا بحکم عادت یا بشہادت عقل
محال ہو۔ جیسے ہزارون اشخاص کا کسی شہر یا شخص کے وجود سے خبر دینا۔ یا کسی ایسے
شخص کا جسکی صداقت مشاہدہ و تجربہ سے ثابت ہو اور اس سے صدور کذب بحکم عقل
یا عادت محال ہو کسی چیز کے وجود سے خبر دینا۔

فرض کرو ایک شخص ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے یا ہوش سنبہالتے ہی ایسا سچ بولنے
لگا کہ سچ منجملہ اسکے طبعی (یا فطری) صفات کے ہوگیا۔ ابتدا سے اخیر عمر تک اسنے ایک جہوٹ
نہ بولا باوجودیکہ اسکو جہوٹ بولنے کا کام بہت پڑا پہر بہی وہ جہوٹ پر طبیعت سے قدرت نہ پا سکا
اور زبان نہ ہلا سکا ایسے شخص کی خبر کو بحکم تجربہ و مشاہدہ و دلالت عقل کے ضرور ایک چیز کے علم کا موجب
و سبب مانا جاویگا۔

مقدمات مبحث اثبات نبوت تمام ہوئے۔ آئندہ ہم تقریر اثبات نبوت تحریر مین لانا
چاہتے ہین۔ مگر قبل تحریر اس تقریر کے ایک اشتہار جاری کرنا چاہتے ہین جسکا یہ مضمون ہو
کہ موافق و مخالف جو چاہے بنظر ہدایت صواب یا بقصد رد و جواب شروع تحریر سے پہلے ان
ان مقدمات پر نکتہ چینی کرلے۔ تقریر اثبات نبوت شروع ہونیکے بعد ان مقدمات
مین کلام نکرے

ہندوستان کے حدیث پر عمل کرنیوالے وہابی نہین لائق توجہ گورنمنٹ

(نمبر ۴)

اس نمبر مین ہمکو یہہ بحث مدنظر ہے کہ ہندوستان (جس سے ہماری مراد پنجاب بنگال بمبئی سنٹرل ایشیا سبہی بلاد ہین) کے اہلحدیث کا چال و چلن جسکو گورنمنٹ سے تعلق ہے) کیسا ہے۔

جہانتک کہ ہمنے بیس برس کے عرصہ مین خود تجربہ و مشاہدہ کیا اور اُن سب بلاد مین عرب تک پہر کر دیکہا۔ اور اس زمانہ سے پچہلے زمانون کے حالات کو ثقات سے سنا اور اخبارات اور تاریخی تحریرات کو پڑہا ہمنے اس گروہ (اصل قرآن و حدیث پر پیروی کرنے والون) کے چال و چلن کو گورنمنٹ کے مخالف نہ پایا۔ یہہ لوگ عموماً اصل قرآن و حدیث کے متبع و پیرو ہین۔ قرآن و حدیث کے مقابلہ مین کسی عالم یا امام زندہ یا مردہ کی تقلید (جو بلا دلیل بات مان لینے کا نام ہے) نہین کرتے اور اصل قرآن و حدیث سے جیسیکہ رعایا کے حق مین گورنمنٹ کے مخالفت کی ممانعت ثابت ہے (نمبر ۱ و ۲ مضمون وہابی) مین بیان ہوچکی ہے پہر ان لوگون کا چال و چلن مخالف گورنمنٹ ہونا باوجود انکے متبع و پیرو قرآن ہونیکے کیونکر ممکن ہے جن باتون سے اس گروہ کو عوام مسلمانون کی نسبت خصوصیت یا مخالفت ہے (جیسے نماز مین رفع یدین کرنا آمین بلند کہنا (ایسے ہی اور کیفیات نماز) قبرون اور تعزیہ کی پرستش نکرنا اولیا اور انبیا کو حاجت روا اور غیب دان نہ جاننا۔ بیاہ شادیون مین ناچ رنگ اور بڑہ بڑہ کر دہوم دہام کی دعوتین وغیرہ اسرافات بیجا نکرنا۔ سودی تجارتین و معاملات نکرنا۔

کہانے پینے مین چہوت و پرہیز رسمی کا قائل نہونا۔ تمام رسم و رواج ملک و قوم کو قرآن و حدیث کے برخلاف نہ ماننا و علی ہذالقیاس اور امور مذہب و معاشرت ان باتون کو گورنمنٹ سے کچہہ مخالفت نہین ہے بلکہ بعض باتون کو عین موافقت ہے اور اُنہین سلطنت کی عین متابعت و اطاعت پائی جاتی ہے۔

اس وقت کے دانشمندون اور مہذبون کا (خواہ کسی مذہب و ملت کے ہون) مقولہ ہے جو شخص اپنے مذہب مین پختہ اور اسکا سچا پیرو اور ثابت قدم ہوگا وہ سلطنت و ملک کا بہی مطیع و خیر خواہ ہوگا بشرطیکہ اسکا مذہب اسکو بغاوت سلطنت کا سبق نہ پڑہاتا ہو بلکہ متابعت سکہاتا ہو (جیسا کہ اسلام کا حال ہمنے مضمون وہابی نمبر ۱ و ۲ مین ثابت کر دکہایا ہی) اور جو شخص مذہب کا پیرو نہوگا اور اپنے خالق و رہبر کا حق شناس نہوگا وہ سلطنت و ملک کا کیا حق پہچانیگا اور کیون اطاعت کریگا۔

بنا علیہ مذہب اسلام کے سچے پیرو فرقہ پر گمان مخالفت سلطنت کوی وجہ نہین رکہتا۔ ہمنے کبہی نہ سُنا کہ ہندوستان کے فلانی جگہہ کے اہلحدیث نے کبہی سرکار انگریزی کی مخالفت و بغاوت کی ہے یا کسی مخالف و باغی کو اس مخالفت مین مدد دی ہے مگر بعض انگریز ملازم گورنمنٹ وغیرہ (جو اصل مذہب قرآن و حدیث سے واقف نہین) اس گروہ کو مخالف گورنمنٹ سمجہتے ہین اور جو بعض اوقات ہندوستان اور سرحد پر گورنمنٹ سے مخالفتین وقوع مین آئی ہین ان مین ان لوگون کی سازش بیان کرتے ہین مفسدہ ۱۸۵۷ء اور سرحدی واقعات کو اسی قسم کے اسے سمجہتے ہین اور وہ یہہ بہی خیال کرتے ہین کہ یہہ لوگ ہمیشہ تحریر و تقریر سے اسی بغاوت کی ترغیب مین لگے رہتے ہین اور اس باب مین انہون نے کئی کتابین تالیف کرکے عام لوگون مین مشتہر کر رکہی ہین انکے نزدیک یہہ لوگ عملاً و علماً و قولاً و فعلاً ہر طرح سے گورنمنٹ

کی مخالفت مین کوشش کر رہے ہین ہم اس مقام مین ان لوگونکی غلط فہمی بیان کرنا چاہتے ہین اور اس گروہ کے چال وچلن علمی وعملی و قولی وفعلی کی برارت مخالفت گورنمنٹ سے ثابت کر دکہاتے ہین۔

سرحدی حالات کو تو ہم مضمون وہابی نمبر ۳ مین بتفصیل بیان کر چکے ہین اسلئے انکے اعادہ کی حاجت نہین دیکہتے۔ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین سازش وشمولیت اور تصنیفات ترغیب مفسدہ وبغاوت سے یہان بحث کرتے ہین۔

واضح ہو کہ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین اس گروہ کے کسی ایک شخص (لائق شمار واعتبار) کی شراکت وسازش بغاوت کرنے یا اُسکے ترغیب دلانے مین پای نہین گئی کوی دعوے نہین کر سکتا اور نہ اسکا ثبوت دے سکتا ہے کہ کوئی مولوی یا مقتدا یا رئیس اس گروہ کا اس مفسدہ مین شریک تہا۔ اور کوئی یہہ نہین کہہ سکتا کہ فلان فلان شخص (بہادر شاہ یا فیروز شاہ یا بخت خان وغیرہ) جو اس بغاوت کے بانی مبانی یا اسکے معاون تہے) اہلحدیث یا وہابی تہا۔

اس موقعہ پر علماء دہلی کا (جنمین اسوقت کے اکابر اہلحدیث بہی داخل ہین) فتوے جہاد پر دستخط ومواہیر کرنا اور بعض مولویون کا (جیسے مولوی عبدالقادر لدہیانوی اور انکے بیٹے سیف الرحمن وغیرہ اور مولوی رحمتہ اللہ کرانوی اور مولوی سرفراز علی گورکہپوری ومولوی فضل حق خیرآبادی وغیرہ کا اس ہنگامہ مین شریک ہونا کچہہ کچہہ شکوک وظن پیدا کرتا ہے اور مخالف کو بات کہنے کا موقعہ دلاتا ہے۔ لہذا ان باتونکا جواب دینا ہم ضروری سمجہتے ہین۔

بیشک علماء دہلی نے فتوے جہاد پر مواہیر کی ہین مگر بخوف گولی وشمشیر کے جسکی تفصیل یہہ ہے کہ جب باغی فوج دہلی مین آکر جمع ہوئی اور بخت خان بریلی سے [illegible] سزاوار علی اور مولوی رحمت اللہ ومولوی عبدالقادر معہ اپنے فرزندون

کے بخت خان کے ساتھہ شامل ہوئے تو بخت خان نے اُن لوگون سے جہاد کا فتوے لکھوایا پھر اسپر علماء دہلی کے دستخط و مواہیر ثبت کرانا چاہا۔ ایک روز بخت خان سو افسران باغی فوج جامع مسجد دہلی مین آیا اور سپاہیون کی معرفت شاہ احمد سعید شاہ عبدالغنی خانقاہی اور مفتی صدرالدین اور نواب قطب الدین خانصاحب اور مولوی کریم السادات فرید الدین اور مولوی ضیاء الدین اور مولوی نوازش علی اور مولوی رحمتہ اللہ دہلوی (پہلے مولوی رحمتہ اللہ کرانوی ہین) اور مولوی حفیظ اللہ صاحب اور مولوی سید نذیر حسین صاحبان کو بلوایا پھر مولوی سرفراز علی نے بحکم بخت خان وہ فتوے پڑہ سنایا۔ جب وہ فتوے تمام ہوا تو بخت خان وغیرہ باغی افسرون نے علماء کو حکم دیا کہ اس فتوے پر اپنے دستخط کردین ورنہ سب قتل کئے جاوینگے۔ پس سب نے بخوف جان کر یا وجبراً دستخط کردئے۔ اور اگر وہ دستخط نکرتے تو اسیوقت سب تلوار سے قتل کئے جاتے یا توپ سے اوڑا دئے جاتے ہمارے خیال مین اگر وہ انگریز (جو اہلحدیث پر اس مجبورانہ شراکت کے سبب حرف گیری کر رہے ہین) اس موقعہ پر ہوتے اور اس فتوے کی موافقت پر مجبور کئے جاتے تو تلوارون کو دیکھکر ضرور اظہار موافقت کرتے اور اُس فتوے پر دستخط کرتے ہمارے اس دعوے پر کہ ہمون نے جبراً دستخط کئے ہین دلی ارادہ سے نہین کئے **ایک** بڑی **دلیل** یہ ہے کہ وہ لوگ دستخط کرکے پھر گھر سے باہر نہ نکلے اور اس جہاد مین شریک نہ ہوئے یہی وجہ ہے کہ جب گورنمنٹ انگلشیہ کا دہلی پر دوبارہ تسلط ہوا تو گورنمنٹ نے ان دستخط کرنے والے مولویون کو بری الذمہ قرار دیا نہ کسی کو پھانسی دیا نہ کسی کا گھر لوٹا نہ جائیداد سے مددگارون کو پھانسی دیا اُسوقت کا عام رد ل تھا۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ ان ہی مجبور ہوکر دستخط کرنے والے مولویون سے مولوی حفیظ اللہ خان اور مولوی نذیر حسین اور انکے بیٹے مولوی شریف حسین اور انکے شاگرد مولوی محمد صدیق پشاوری اور مولوی عبداللہ مرحوم غزنوی

(جنکی اولاد و قبائل اب امرتسر مین آباد ہین اور اس سلطنت کو امن و آزادی کی نظر سے اپنے قدیم وطن غزنوی و کابل سے بہتر سمجھکر پہر وہان جانا نہین چاہتے) نے ایک میم کو زخمی پاکر امن دیا اور اپنے گہر مین لیجاکر اُسکے زخمون کا علاج کرکے جب موقع پایا سرکاری کیمپ مین پہونچا دیا جسپر انکو سرکار کی طرف سے انعام و اکرام بہی۔ اور اگر انکا اس فتوے پر مہر کرنا دلی ارادہ سے ہوتا تو یہ خیرخواہانہ کام اسنے کیون ہوتا انکو انگریزون کی ایسی حالت ضعیف مین انگریزون سے کیا ڈر تہا اور کیا طمع و توقع۔ اس بیان کی تصدیق کے لئے ہم دو چٹہیان انگریزی معہ ترجمہ نقل کرتے ہین۔

ان چٹہون نقل جو ہمارے پاس دہلی سے پہنچی ہے۔ اسمین بعض الفاظ مشتبہ ہین انکو ہمنے بدلنا مناسب نہین سمجہا۔ ہان بعض الفاظ کو بطور اختصار چہوڑ دیا ہے

نقل چٹھی ڈبلیو جی واٹر فیلڈ صاحب بہادر قائم مقام کمشنر سابق دہلی

نقل اصل چٹہی	ترجمہ
Delhi 27th Sept 1877	دہلی ۲۷ ستمبر ۱۸۷۷ء
Molvi Nazeer Hoossain & his son Molvi Shariff Hoossain were with other members of their family instrumental in saving the life of Mrs Leesons during the mutiny, they tended her when wounded kept her in their house	مولوی نذیر حسین اور انکے پسر مولوی شریف حسین نے معہ دیگر مردم خاندان کے مسٹر لیسن کی میم کی غدر مین جان بچائی تہی اسوقت مین یہہ اسکو اپنے گہر لے گئے تہے

for 3 ½ months and finally sent her unto the British Camp at Delhi

He says that he has lost, in a / which took place in his house in Delhi, all his English Certificates. I think this is extremely probable. he probably had Certificates from General Nevelle Chamberlain & General Burnard Colonel Sytter and others.

I remembered the facts well and Mrs Leesons coming into Camp.

The family received a handsome reward Rupees 200/. and Rs: 400/. Rupees 700/. compensation for the demolition of houses bestowed upon

جس وقت میں وہ زخمی
پڑی تھی سوا اپنے مکان کے
سات ہے تین مہینے تک
رکھا - آخر سرکاری کیمپ
میں پہنچا دیا انکے بیان سے
ظاہر ہوا کہ سرکاری انگریزی
چٹھیاں اُس آگ سے جس
گئیں ہیں جو انکے مکان میں
لگی تھی - میں خیال کرتا ہوں
یہہ امر صحیح ہے انکے پاس
چٹھیاں نیوں چمرلین صاحب
اور جنیل برن صاحب اور
کرنیل سٹیلر صاحب وغیرہ کی
تھیں اور مسٹر لیسن کی میم کے
آنے کی کل حقیقت مجکو یاد
ہے انکو دو سو روپیہ ایک
مرتبہ اور چار سو روپیہ
ایک مرتبہ انعام ملا اور سات سو
روپیہ بعوض گر جانے
مکانات کے ملا -

them. The family all deserve consuleration and kindness at our hands.

(Signed)..

W.G. Waterfield

offg: Commissioner

پس یہہ خاندن قابل لحاظ اور مہربانے کے ہے

دستخط

ڈبلیو جی واٹرفیلڈ

قایم مقام کمشنر

نقل چٹھی میجر جی ای ینگ صاحب بہادر کمشنر

I have seen the original of their certificate shows, also learned from Mr Leesons life the fact herein mentioned. It is probable that the fact taken by Moulvi Nazir Hoossain and Sharif Hoossain has made them enemues among disaff-ected persons.

Sd/. G.E. Young

16/9/81.

مینے بچشم خود دیکہا اور میم صاحب سے بی سنا نے الحقیقت یہہ سارٹیفکیٹ درست ہے اور اسمین یہہ لکہا ہے کہ مولوی نذیر حسین اور شریف حسین نے انکی جان دشمنون سے بچائی

دستخط جی ای ینگ

۱۶ دسمبر ۱۸۸۱ء

یہہ اُس فتوے جہاد پر علماء دہلی کے مہر و دستخط کرنے کا جواب ہے۔ اب رہا بقیہ علماء پنجاب و ہندوستان کا اس مفسدہ ۱۸۸۳ء مین شریک ہونا اسکا جواب یہہ ہے کہ منجملہ اُن علماء کے جو اس فساد مین شریک تہے اہل حدیث ایک بہی

سے بہوک نہین رہتی۔

(۲) اونتیس تاریخ رمضان کو ہر کوئی عید کے چاند کا شائق و ناظر رہتا ہے۔ اس رات چاند نظر نہ آوے تو پہر تیسوین کو کوئی مطلع دیکہنے کا شوق نہین کرتا مگر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس تاخیر و التواء مین مہتمم و ایڈیٹر کا اختیاری قصور نہین ہے بیماری و ناچاری کسکے اختیار مین ہے اور صحت و عافیت کا کون ذمہ دار ہو سکتا ہے بناء علیہ اگر وہ شائقین شوق کے ساتہہ غور و انصاف کو بہی کام مین لاتے تو بشہادت ان دلایل و تمثیلات کے جو نمبر ۱۰ جلد ۴ کے صفحہ ۳۸۶ مین بیان ہو چکے ہین) اسکے دیر و توقف سے نکلنے پر انکا شوق اور بہی بڑہ جاتا اور یہہ رسالہ دیر کے بعد انکو ایسا ملتا جیسے روزہ دار کو دن بہر کے بعد کہانا ملتا ہے۔

اب بہی وہ حضرات انصاف و غور کو کام مین لاوین اپنی توجہات قدیمانہ کو مبذول فرماوین اور باقیات سال گذشتہ ارسال فرماوین۔

بعض لوگ اپنے حق مین نہایت حسن ظنی رکہتے ہین۔ اپنے عیب کو وہ خود تو سمجہہ ہی نہین سکتے دوسرے کے سمجہانے و جتانے سے بہی وہ یہی خیال کرتے ہین کہ یہہ بات ہم مین کہان ہے یہہ تو دوسرے شخص کو کہی جاتی ہے جبتک کہ انکا تاریخ نام

† انکا خلاصہ یہہ ہے کہ اگر یہہ رسالہ ملکی اخبار ہوتا تو اسکا وقت معین پر نہ نکلنا اسکو تقویم پارینہ بنا دیتا جس سے وقت گذرے بعد کچہہ کام نہین رہتا۔ یہہ تو دینی مسائل سے بحث کرتا ہے جسکا کوئی وقت مقرر نہین اور نہ کبہی وہ پرانے ہوتے ہین بناء علیہ اسکا دیر سے نکلنا تو اور بہی مزید اشتیاق ناظرین ہونا چاہئے جیسے روزہ دار کو دیر سے کہانا ملنا۔ اور جمعہ کا سات دن کے وقفہ سے آنا اور عید کا سال بہر کے بعد آنا اور جنکو اس رسالہ سے جانی حلاوت اور روحانی فرحت حاصل نہونگے لئے اسکا روزانہ نکلنا بہی مفید نہین انکو اسکی خریداری کی ضرورت ہے؟ اور دیر سے نکلنے کی کیا شکایت؟

نہا بلکہ اکثر اُنہین ایسے ہتے جو اہل حدیث سے مخالفت کے مدعی ہتے - اور اُنکی ذریات واتباع ابتک اس گروہ سے عداوت کا دم مارتے ہین ان سب سے بڑے مولوی فضل حق خیرآبادی ہین اُنکی عداوت ومخالفت اس گروہ سے شہرہ آفاق ہے وہ مولوی محمد اسمعیل کے (جو اس گروہ کے ایک پیشوا ہے ہتے) مدت العمر مخالف رہے اور امکان نظیر نبیر کے مسئلہ مین اُنکی تکفیر کرتی رہے وہ فوت ہوے تو اُنکے بیٹے عبدالحق بحکم (میراث پدر خواہی علم پدر آموز) اس کام مین لگے اور ابتک اس خاندان کی ذریات واتباع اس گروہ کی مخالفت کے مدعی موجود ہین -

مولوی عبدالقادر لودہانہ والے بھی اس گروہ کی چال پر نہ ہتے - وہ تو فوت ہو گئے ہین - انکے خیالات کا کوئی تجربہ ومشاہدہ چاہے تو اُنکے فرزندون کو جو اب لودہانہ مین ہین آکر دیکھ لے کیسے ممبرون پر بیٹھکر اہلحدیث کی تکفیر کرتے ہین اور اس گروہ سے اپنے اور اپنے باپ کے مخالفت ظاہر کر رہے ہین - اس باب مین انہون نے چند رسائل بھی لکھے ہین از انجملہ ایک رسالہ **انتصار الاسلام** ہے جسمین اس گروہ کے مسائل مذہبی کا بہت تحقیر وتوہین کے ساتھہ رد ہے ایک رسالہ **انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد** ہے جسمین اس گروہ کو اپنی مسجدون سے نکال دینے اور انکو کافر مرتد سمجھنے کی وصیت وتاکید فرمائی ہے صوبہ بہار مین اس رسالہ پر عمل بھی ہوچکا ہے جسکا ذکر ہمنے ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۳ مین کیا ہے -

جسکو اس بیان مین شک ہو وہ ان رسائل کا مطالعہ کرے - ایسا ہی مولوی رحمت اللہ ومولوی سرفراز علی کا حال ہے پر اس مقام مین اس بحث کو طول دینا نہین چاہتے ہین یہہ مقام اس تاریخی حالات کی تفصیل سے اجنبی ہے

حاصل مطلب یہہ کہ اُن لوگون مین ایک شخص بہی اہلحدیث کے عمل وعقیدہ پر رہتا پہر اُن لوگون کا اس مفسدہ مین شریک ہوجانا اہلحدیث پر الزام قایم ہونے کا باعث کیونکر ہوسکتا ہے ؟

اس بات سے ہماری یہہ غرض نہین ہے کہ جس مذہب پر وہ لوگ ہین اُس مذہب یا مذہب اہلحدیث کے سوائے اور سبہی اسلامی مذاہب کے رہنے مخالفت گورنمنٹ جایز ہے - حاشا وکلا ہم کسی مذہب کو اس مخالفت کی تہمت نہین لگاتے بلکہ مقصود ہمارا اس بات سے صرف اسیقدر ہے کہ ان لوگون کا فعل (خواہ کسی نیت وسبب سے ہوا ہو) اہلحدیث کا فعل نہین ہوسکتا رہا یہہ امر کہ انہون نے یہہ کام (غدر مین شریک ہونا) کیون کیا آیا یہہ اُنکو مذہب کی ہدایت تہی یا کوئی اور وجہ ہوئی - اسمین ہم تو یہی کہینگے (گو ہم اُنکے مذہب پر نہین ہین) کہ اس فعل مین اُنکے مذہب کا دخل نہین ہے اُنکو مذہب نے غدر وفساد کی ہدایت نہین کی بلکہ طمع دنیوی وبدنیتی نے انکو یہہ جرات دلائی (چنانچہ مولوی فضل حق کا بہادرشاہ سے اُن ایام مین خیرآباد کی سند لانا) اس دنیا طلبی پر دلیل ہے یا یہہ کہ انہون نے اپنی رائے مین غلطی کی یا کوئی اور وجہ اُنکے دماغ مین پیدا ہوئی الغرض اُنکو جو ہدایت ہوئی خیال سے ہوئی مذہب سے نہین ہوئی اسکی نظیر یہہ ہے جو اندنون ایک شخص مکلین نامی نے ملکہ معظمہ قیصرہند پر باوجود عیسائی ہونیکے گولی چلائی تہی اس فعل کو کوئی بہی نہین کہہ سکتا کہ مذہب کی ہدایت تہی اسی قسم کی وجہ[+] ان لوگون کے فعل کی پیدا ہوسکتی ہے مفسدہ مذکورہ مین شمولیت کا جواب یہی ادا ہوا -

اب اس بات کا جواب باقی رہا کہ یہہ لوگ بذریعہ تحریرات وتصنیفات مفسدہ وبغاوت گورنمنٹ انگلشیہ کے لوگون کو ترغیب دلاتے ہین

[+] یہی وجہ ہے کہ جب گورنمنٹ نے باغیان غدر کی جان بخشی ومعافی کا اشتہار دیا تو موصوف نے اس اشتہار سے فایدہ اٹہانے سے انکار کیا اور اپنے کو قصوروار ظاہر کیا

اس بات مین ہم بجاے اسکے کہ اپنی تصنیفات وکلام کو پیش کرین ازبیل سید احمد بہادر ستی اتیس ای کے اس کلام کو پیش کرنا مناسب سمجھتے ہین جو اپنے رسالہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے جواب مین فرمایا ہے اب بصفحہ (۵۲) اس رسالہ کے فرماتے ہین۔

جس موقعہ پر ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے وہابیون کی کتابون کا ذکر کیا ہے وہان انہون نے یہہ فقرہ لکہا ہے کہ "وہابیون کی کتابونمین دیندار اور خدا پرست ادمیونکا سب سے بڑا فرض یہی لکہا ہے کہ وہ جہاد کرے" اور بعد اسکے پہر صفحہ ۶۶ مین لکہا ہے کہ "وہابیون نے نظم و نثر زبان مین انگریزون پر جہاد کرنے کی بابت اس کثرت سے رسالہ لکہے ہین کہ اگر ان سب کا حد سے زیادہ مختصر خلاصہ کیا جاوے تو بہی اُنسے ایک بڑے حجم کی کتاب طیار ہو" اور اسی کے ذیل مین صاحب موصوف نے مسلمانون کی ان پیشین گویون کا ذکر کیا ہے جو انگریزی حکومت کے زوال کی نسبت کی گئی ہین اور مسلمانون کی چودہ کتابون کی ایک فہرست بہی لکہی ہے اور انمین سے چند فقرے نقل کئے ہین جنکا ذکر آئندہ آویگا جنکے ضمن مین ڈاکٹر صاحب کی بہت کہلی ہوئی غلطیان بہی ظاہر ہونگی جہاد تو ایک ایسی چیز ہے کہ اُسکے جواز و عدم جواز اور اُسکے شروط کا ذکر مسلمانون کی آسمانی کتاب یعنی قران شریف اور احادیث نبوی اور فقہ کی تمام کتابونمین برابر موجود ہے اس سبب سے ڈاکٹر صاحب کو لکہنا زیبا تہا کہ تمام مسلمانونکی مذہبی کتابونمین جہاد کا ہر جگہہ ذکر ہے یہہ لکہنا مناسب نہ تہا کہ صرف وہابیونکی کتابونمین اسکا ذکر ہے اور اگر ڈاکٹر صاحب نے یہہ سمجہا ہے کہ جہاد وہابیون کے نزدیک سب سے بڑا فرض ہے تو ان کو یہہ لکہنا بہی ضرور تہا کہ وہ کن کن صورتونمین فرض ہے میری دانست مین ڈاکٹر صاحب کا یہہ بیان بالکل غلط ہے کہ وہابیون نے خاص جہاد کے باب مین بہت سی کتابین لکہی ہین چنانچہ جب ہم ان کتابون کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

نہ لین اور صاف طور پر انکا پتہ نہ بتاوین - مگر اس امر سے ہمکو مروت و لحاظ مانع ہے اسلئے
ہم بجائے نام نامی ان حضرات کے انکے موضع سکونت کو ذکر کرتے ہین ان مقامات
مین جو صاحب کم توجہ و بے اعتناء ہین وہ اپنا حال خود سمجھ لین اور آخر سنہ ۸۱ء مطابق
سنہ ۵۹۸ تک اپنا حساب بے باق کرین - وہ مواضع یہہ ہین -

امرتسر - آری ضلع میونی - بمبئے - بٹالہ - ضلع کے اسپورہ متصل شفاخانہ
(اب تو اپنا نام سمجھینگے یا اور پتہ دون ؟) پنجرانوان (انسے پہلے کبھی خاص طور پر مطالبہ
نہین ہوا) حیدرآباد دکن - (رجسٹری بھیجنی پر توجہ نہین فرماتے) خورجہ (بشرح پنجرانوان)
دہاراسیون - رنگ پور - روپڑ (یہہ لیت لعل مین یکتا ہین) سیموگہ
علاقہ میسور - موکل ضلع لاہور - ہانسی ضلع حصار - بعض مواضع اور
بہی ہین پر انکی طرف اشارہ کرنیسے بہی ہمکو لحاظ ہے وہ اپنا نام آپ ہی سمجھ لین -
اس سال پہارم مین اس رسالہ نے کوئی امر جدید پیدا نہین کیا اور نہ طرز جدید اختیار
کیا ہے بلکہ جو طرز و تجویز اسے سال سوم مین اختیار کی تہی اور سال چہارم مین اس سے خبر
دی تہی اُسیکو رونق دی اور اس خبر کی تصدیق کی ہے یعنی اپنے مخالفین فے الاصول
و مخالفین فی الفروع دونون فریق سے شخصی خطاب و مخاصمانہ بحث و جواب اسنے
چہوڑ دیا ہے باوجودیکہ عام طور پر دونون قسم کے مسائل خلافیہ کی بحث و بیان سے
قلم کو نہین روکا - مخالفین فے الاصول سے بلا تخاطب زید - عمرو - احمد - محمود
یہہ رسالہ خود بحث کر رہا ہے (دیکہو مضمون روزہ - یا مضمون انیچر وغیرہ اسنے کس
زور و شور سے لکہا ہے - پہر اسمین کسی خاص شخص کو مخاطب نہین بنایا اور مخالفین
فی الفروع سے بلا تعرض کسی مذہب یا شخص یا کتاب کے اسکا ضمیمہ بحث کر رہا ہے
و مع ہذا اسکو مسائل اتفاقی کی نظر سے باہمی اتفاق و اتحاد اہل اسلام (جیسا
کہ اصول اسلام کا مقتضا ہے) کی طرف بہی کمال توجہ رہی ہے اور اسمین وہ

کسیقدر کامیاب بہی ہو گیا ہے

اسنے انجمن ہمدردی اسلامی کی بنا رقائم و مستحکم کر دی۔ اور اسلام و اہل اسلام کے دینی دنیاوی بہبودی کے لئے کوشش شروع کی جسکے فی الجملہ کیفیت مضمون مابعد مین ہو گی۔ بعض لوگ (جنکی تعداد میرے علم مین سات آٹہہ سے زیادہ نہین) جو اس رسالہ کے اصول و مطالب نہین سمجہتے یا بعض سمجہتے ہین تو وہ اس سے معاندانہ لگاو رکہتے ہین وہ اس رسالہ پر صلح کلی (یا مداہنت) کا حرف رکہنے لگے ہین۔ مگر افسوس وہ اپنے اس ظن بد پر کوئی دلیل نہین رکہتے اور نہ اسکے کسی مضمون یا کارروائی کا خلاف اسلام یا خلاف مذہب محدثین ہونا ثابت کر سکتے ہین جن سے ہمنے اسباب مین تحریراً و تقریراً کوئی حرف سنا بجز سوء ظنی یا غلط فہمی کچہہ نہ پایا۔

اور سوء ظنی بلا دلیل و غلط فہمی وہ بلا ہے جس سے کسی کی مخلصی ممکن نہین ہے۔

اچہی سے اچہا کام سوء ظنی سے برے سے برا خیال کیا جا سکتا ہے۔

ایک شخص دوپہر کی دہوپ مین نماز ظہر کے لئے یا جاڑونکی سردی مین نماز فجر کے لئے دور سے آکر مسجد مین نماز پڑہتا ہے اسکے حق مین بدظن آدمی یہہ کہتا ہے کہ یہہ ریاکار و مکار ہے بزرگ کہلانیکے لئے یہہ مشقت اٹہاتا ہے۔ اور غلط فہم یہہ کہتا ہے کہ ایسی مشقت سے نماز پڑہنے مین ریا آجانیکا خوف ہے اس سے اسکا ترک کرنا بہتر ہے۔ پس اگر وہ نمازی بے ریا اس بدظنی و غلط فہمی سے بچنا چاہے تو بجز اسکے کہ وہ نماز چہوڑ دے اسکی مخلصی کی اور کیا صورت ہے؟

مجہی اس بات کی ضرورت نہ تہی کہ مین ان لوگون کی سوء ظنی یا غلط فہمی کو ہٹاؤن۔ اور انکے سامنے اپنی یا اپنے رسالہ کی بے ریائی و نیک نیتی ثابت کرون مگر چونکہ مین اتفاق عام کے درپے ہون اور اسی نظر سے مین غیرون کو اپنا بنانا چاہتا ہون اسلئے ان اپنون کی تالیف اور رفع کدورت کو مین زیادہ مناسب سمجہتا ہون

اس خیال سے مین اُنکی غلط فہمی کا علاج گو مشکل سمجھتا ہون پر سوءظنی کا جواب دیتا ہون وہ لوگ غور کرین اور خیال فرماوین کہ اگر یہہ رسالہ صلح کلی یا مداہنت اختیار کرتا تو ترویج وتشہیر مذہب اہلحدیث کا بیڑا نہ اُٹھاتا اور جن مسائل سے ضمیمہ مین بحث کر رہا ہے ہرگز نہ کرتا۔ اور مسائل اہل تیجر کو رد نکرتا اور نہ متشددین اہل تقلید کی زیادتیون اور بیجا تشددونکا ابطال عمل مین لاتا بلکہ کسی کسی مسئلہ فریقین کی تائید کرتا۔

اور نیز اگر یہہ رسالہ مداہنت اختیار کرتا تو اپنے فریق کے بعض لوگون خصوصاً اپنے مخلص معتقدون کی رعایت خاطر ضرور کرتا۔ انکے تشددات بیجا پر معترض نہوتا کیونکہ اس امر مین غیرونکا خوش ہونا اور خویش بن جانا تو محض موہوم تہا بعض خویشونکا اجنبی ہوجانا دم نقد متیقن تہا چنانچہ ایسا ہی ہوا غیرون سے تو ابہی تک کوئی خویش نہین بنا ان خویشون نے اجنبی ہوکر واویلا شروع کر دیا بایں ہمہ اسنے ان لوگون کے اشفقہ اور بے اعتقاد ہوجانیکا کچہہ خوف ولحاظ نہ کیا اور برطبق لا یخافون فی اللہ لومۃ لائم[+] حق کہا اور حق کی طرف لوگون کو بلایا اگر مداہنت اسیکا نام ہے تو یہہ عین ہدایت اسلام ہے اس سے کس کو انکار ہے۔ اُن بہائیون کو چاہیئے کہ اس رسالہ اور اسکے ضمیمہ کے مطالب مین غور کیا کرین اور جہانتک ممکن ہو بحکم یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم[*] انکے محامل نیک پیدا کر لیا کرین۔ اور ہمارے حق مین دعا کرین کہ خدا تعالے ہماری قلم وزبان ودل کو اپنے دین قویم اور صراط مستقیم پر قایم رکہے۔ آمین ثم آمین۔

[+] یعنی اللہ کی راہ مین کسی کی ملامت سے نہین ڈرتے۔ یہہ بات اللہ نے اپنے بندونکی پسند کی ہے۔

[*] ایمان والو بہت سے ظنون سے بچو اس لئے کہ کوئی ظن گناہ ہی ہوتا ہے یعنے جو خلاف واقع نکلتا ہے۔

روئیداد سالانہ انجمن ہمدردی اسلامی لاہور

اس انجمن نے سالگذشتہ مین کئی عمدہ اور نمایان کارروائیان کی ہین ازانجملہ چند کارروائیون کے بیان پر اکتفار کیا جاتا ہے۔

ازانجملہ ایک کارروائی یہہ ہے کہ اس انجمن نے اکابر علماء اور اعاظم رؤسار مختلف خیالات و مذاہب کو شامل و متفق کرلیا ہے یعنی شیعہ المجدیث حنفیہ ہر گروہ کے اعیان نے اس انجمن سے توافق کیا ہے چنانچہ فہرست ممبران انجمن جو اس روئیداد مین شامل ہے اس کا رروائی پر گواہ ہے

اس اتفاق و شمولیت عام کے بظاہر تین وسائل ہوئے ہین **اول** یہی سالانہ اشاعت السنہ جسنے اسکی بنار قایم کرنے کی ہدایت کی اور متعدد دلایل سے اسکی ضرورت ثابت کردکھائی **دوم** متعدد اخبارات اردو و انگریزی و بنگالی وغیرہ جنسے اس انجمن کی عام تشہیر ہوئی **سوم** راقم (خاکسار) کا ایک اتفاقی سفر جسکا پانچ سنہ گذشتہ مین اتفاق ہوا تھا۔ اور اسمین معظم بلاد ہندوستان و پنجاب (لودیانہ۔ پٹیالہ۔ انبالہ۔ دہلی۔ مرادآباد لکھنؤ بنارس وغیرہ) مین خاکسار کا گذر ہوا اور ان بلاد کے معظم رؤسار و علماء سے اس انجمن کے اصول و اغراض کا تذکرہ ہوا تو انہون نے بکمال خوشی اسکی توافق ظاہر فرمایا اور اسکی معاونت کا (جو ممبر ہونا کہلاتا ہے) وعدہ دیا۔

دوسری کارروائی یہہ کہ اس انجمن نے اپنے اصول و اغراض کو عمدگی و شائستگی سے منضبط و مشتہر کیا۔ جنکو اہل انصاف نے پسند کیا۔

ان دو کارروائیون کا **اثر و نتیجہ** یہہ نکلا ہے کہ اس انجمن ہمدردی کو انجمن پنجاب (جو ایک نامی و مشہور انجمن ہے اور بڑے بڑے معزز جلیل القدر دیسی نواب و امرار و راجگان اور یوروپین عہدہ دار اسکے ممبر و معاون ہین اور لفٹنٹ گورنر پنجاب اسکے حامی و مربی ہین) دنیوی کاموں مین اپنے ساتھہ شامل کرلیا ہے اور اپنی ایک شاخ بنالیا ہے۔ یہہ امر ۲۰ مارچ ۱۸۸۳ء

کو جلسہ سالانہ انجمن پنجاب مین نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے سامنے طے ہوا چنانچہ اس جلسہ کی پروسیڈنگ (روئیداد و کیفیت) مین جو اخبار انجمن پنجاب مطبوعہ ۱۰ اپریل ۱۸۶۴ء شایع ہوا ہے اس امر کی نسبت کہا ہے۔

(۱۳) یعنے تیرھوین کارروائی اس جلسہ کی۔ انجمن ہمدردی اسلامی جسکے اغراض دنیاوی بالکل انجمن پنجاب کی اغراض سے مطابق ہین اور جسکی دینی اغراض اس انجمن سے کچھ تعلق نہین رکھتے انجمن پنجاب کی ایک شاخ مقرر کی گئی اس سوسائٹی کی اغراض معہ فہرست ممبران انجمن پنجاب کی رپورٹ مین شامل کیے جاوینگے"

اس نامی و معزز انجمن کا اس انجمن کو اپنے ساتھہ شامل کر لینا اس بات کی دلیل ہے کہ یہہ انجمن بھی معزز و نامدار ہے اور اس انجمن کے اغراض و اصول نہایت عمدہ ہین اور اسکے ممبر و ارکان نہایت معزز و سنجیدہ ہین اسی سے اسکی کارروائیون کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ کیا ہوئی ہین اور کیا ہونیوالی ہین۔

تیسری کارروائی اس انجمن کی یہہ ہے کہ اسنے ۲۲ فروری کے جلسہ عام مین یہہ پیام دیا کہ یہہ انجمن انجمن اسلامیہ قدیمہ لاہور کے ساتھہ اتفاق کرے اور دونون انجمنین ایک ہو کر کام کرین۔ اس بات مین ایک مراسلت بھی بنام سکرٹری انجمن اسلامیہ لاہور جاری ہوئی (چنانچہ یہہ سب کیفیت سول و ملٹری گزٹ کے پرچہ ۲۲ فروری مین شایع ہو چکی ہے) مگر سکرٹری انجمن اسلامیہ نے اس انجمن کے اغراض و اصول کو دشوار سمجھکر (نہ کسی اور وجہ سے) کلی اتفاق کرنیسے انکار کیا چنانچہ صاحب موصوف نے اس مراسلت کے جواب مین بعد معمولی القاب و تمہید کے یہہ فرمایا۔ "ہر چند اصول و اغراض اسکے جب ظاہر مطبوع معلوم ہوتے ہین مگر بعد نظر عمیق انکا انجام ہونا خیلے دشوار سمجھا گیا ہے۔ اسواسطے یہہ انجمن عموماً اس سے اتفاق نہین کر سکتی اور چونکہ منجملہ اغراض شرح اسکے ایک یہہ بھی ہے کہ مدرسے اسلامی جاری کیا جاوے اور اس انجمن قدیم کی طرف سے

ایک مدرسہ اسلامی عرصہ سے جاری ہے اگر انجمن ہمدرد اسلامی کو پسند خاطر ہو کہ تجویز و مشورہ انجمن اسلامی قدیم اس مدرسہ کی ترقی مین کوشش کرے تو اس انجمن کو کچھ عذر نہین یہہ جواب بھی صاف ناطق ہے کہ اس انجمن کے اصول مقبول و مطبوع ہین ماعذر شواری ہو ناظرین کو ان اغراض و اصول کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ یہہ عذر کیسا ہے۔

پانچوین کارروائی یہہ کہ اس انجمن نے ایک مدرسہ قرآن اور اسکے مبادی علوم عربیہ کا جاری کر دیا ہے۔ جو عرصہ تین مہینہ سے جاری ہے اور ان دنون انجمن یہہ تجویز کر رہی ہے کہ اس مدرسہ مین علوم مروجہ کی بھی تعلیم ہو۔ اور فارسی۔ انگریزی۔ حساب۔ مساحت تواریخ۔ جغرافیہ وغیرہ علوم بھی پڑھائے جاوین۔ اس مدرسہ کی تشخیص مصارف کیلئے ۱۲۔ اپریل ۱۸۸۸ء کو ایک کمیٹی خاص ہوئی تھی جسمین یہہ قرار دیا گیا ہے کہ ایسے مدرسہ کے اجرا کے لئے جسمین دینیات کے علاوہ مروجہ علوم مذکورہ۔ مدل کلاس تک پڑھائے جاوین کم سے کم دو سو روپیہ ماہوار کی آمدنی ضروری ہے۔ ان مصارف کی بہم رسانی کے لئے انجمن کی یہہ تجویز ہے کہ ایک جلسہ عام مین ممبران وغیرہ اہل اسلام سے چندہ لیا جاوے اور بذریعہ اشتہارات و تحریرات پیروانجات کے ممبران و عام اہل اسلام کو چندہ دینے اور لوگون سے دلوانے کی رغبت دلائی جاوے۔ یہہ کارروائی عنقریب ہونیوالی ہے جسکی پوری کیفیت ہم پرچہ آئندہ مین شایع کرینگے۔ انشاءاللہ تعالے

اب ہم اس انجمن کے اصول و اغراض کو بیان کرتے ہین اسکے بعد اسکے ممبرن کی فہرست جدید تحریر مین لاوینگے آخیر مین کچھ ضروری معروضات ممبران وغیرہ اہل اسلام کی خدمت مین عرض کرینگے۔

اغراض و فرائض و قواعد انجمن ہمدرد اسلامی لاہور

{ جو جلسہ عام منعقدہ ۲۴۔ فروری ۱۸۸۸ء مین پیش ہو کر منظور ہوے
اور پھر جلسہ عام ۲۳۔ جون سنہ مذکور مین اپر نظر ثانی ہو کر مشتہر ہوے }